الحمد لله که درین آوان فیض اقتران رساله ہذا مسمی بہ

از تصنیفات جناب حافظ حبیب علی شاہ صاحب بشہر حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعدِ حمدِ خالقِ ارض و سما
بعدِ نعتِ حضرتِ خیر الوریٰ
عرض کرتا ہے ضعیفِ خاکسار
خدمتِ احباب میں با انکسار
یہ رسالہ ہے حلیۃ العارفین
مشتمل بر حالِ عرسِ اہلِ دین

معنی لفظِ عَروس و عِرس و عُرس

سُن تو نا کام او سیہ وقتِ باز پرس

ہے عَروس آیا زبر سے جان تو

اسکی معنی دولہ تم پہچان تو

عِرس ہے ہان زیر سے دولہن کی ذات

عُرس ہے جو پیش سے وہ ہے برات

دربیان تحقیق عُرس

اس بیان سے یہان غرض کچھ اور ہے

عُرس کے تحقیق کا اب دَور ہے

اولیا نقلِ مکان کرتے ہین جب

طالب انکے فاتحہ کرتے ہین سب

عرس اوسکا نام ٹھہرا کس لیے
وجہ اسکی مجھسے اب سن لیجیے
اولیاء اللہ کے مرتے نہین
شک نلاؤ اسکو تم جانو یقین
بلکہ جب نقل مکان کرتے ہین وہ
زندہ رہتے ہین نہین مرتے ہین وہ
جب مجرد جسم سے ہوتے ہین وہ
مثل دولہن لحد مین سوتے ہین وہ
ذات حق سے انکا ہوتا ہے وصال
عام لوگون پر نہین کھلتا یہہ حال
جیسے فرماتے ہین حضرت مولوی

بھی اسی مضمون کو اندر مثنوی

آمدان وقتیکہ من عریان شوم

جسم بگذارم سراسر جان شوم

نقل جب کرتے ہین خاصانِ خدا

جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا

یک تجلی خاص انپر ہوتی ہے

ہوش ہر فردِ بشر کے کھوتی ہے

سال مین رحلت کے دن آدنی شعور

اس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور

ایسا جلوہ ان براتون مین کہین

غیر عرس اولیا دیکھا نہین

اسلئے شدن کا تہرا نو سلام
اس سے ہوں تا بمرہ ورسب خاص و عام

دربیان آداب عرس

حضرت شیخ المشایخ نور حق
رحمت باری سے کے جو ہین مستحق
ہے محمد انکا نام اور چشتی ہین
طالبوں کے واسطے وہ کشتی ہین
ایک ہے انکی کتاب مستطاب
ہے ادب مین طالبونکے وہ کتاب
اسمین یون ارشاد فرماتے ہین وہ
راہ حق اسطرح دکہلاتے ہین وہ

اولیاء اللہ کے عرس کا
تم کرو حق رعایت سب ادا
تا مدد سے اُنکے ہو تم بہرہ ور
دسترس حاصل ہو تم کو خیر پر
اولیاؤں کے تم ایّامِ وفات
یاد رکھو مثلِ فرض اور واجبات
بلکہ وہ وقت اور گھڑی بھی رکھو یاد
اُسگھڑی اُس دم زر و شے اعتقاد
جو تمہیں مقدور ہو کھانا پکاؤ
یا کہ شیرینی تصدقِ جان منگاؤ
فاتحہ دلواؤ اُنکے نام پر

حیثیت باندہو تم کمر اس کام پر

عرس مین ارواح پاک اولیا

ہوتے ہین حاضر نلاؤ شک ذرا

خیر انکے نام پر جو کرتے ہین

صدق سے اس کام پر دل دیتے ہین

دیتے ہین انکو دعا ارواح پاک

ورنہ پہر جاتے ہین ہوکر دردناک

گر مزاروں پر نہ طالب جا سکے

اور نہ خدمت کچہہ بجا و لا سکے

حسب مقدور اپنے و سامان کرے

فاتحہ انکا بصدق جان کرے

گر نہ ہووے یاد رحلت کی گھڑی
رات دن مین رحلت اُنکی جب ہوئی
فاتحہ دے اُنکا دن یا رات کو
ہاتھ سے کھووے نہ اس حسنات کو
گر نہ اُسکو یاد روز اور ماہ ہو
وقت رحلت سے نہ وہ آگاہ ہو
جب رجب کا ماہ آوے طالبو
پہلی رات آدینہ کی یا روز ہو
انبیا اور اولیا کے روحون پر
فاتحہ دلوا کے ہو تم بہرہ ور
قطب الاقطاب جہان نیکو نیں

اب قصیدہ عرسون کا لکھتا ہی حبیب
تا سعادت دو جہان کی ہو نصیب

قصیدہ اعراس

کہتا ہوں بعد حمد خدا مصطفی کا عرس
سلطان دین سید ہر دو سرا کا عرس

اول ربیع تین تا پنجم اعرس یعنی
سنے سب پہلے شافع روز جزا کا عرس

یعنی سبہ دو سرا کوثر دین کا فاتحہ
اور نویں خواجہ فضیل احمد عنیا کا عرس

پہر چودہوین کو فضل خدا سی کرد سے
ہوتا ہے بیبیا شیرہ ماکا عرس

مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

عرس سترہ ہجری ساتوین کو ہے

اور چودھوین حذیفہ بیل بقا کا عرس

ذیقعدہ مین بھی چاہین اعراس بہ تفصیل

ہے بارہوین کو شیخ نعمان ولیا کا عرس

اور بست و ہفتم مہ مذکور کو بھی ہے

شیخ کمال معدن علم و حیا کا عرس

پھر بست و ہشتم مہ مذکور کو دوست تو

جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس

انتیسوین کو خواجہ محمد علی ولی

سلطان خلق رہبر شاہ و گدا کا عرس

کرتا ہوں اب منقبت مشکل کشا کا عرس

اور پانچویں میاں جناب فرید کے

گنج و نیاز سے سند من اہل خدا کا عرس

ہے چودہویں کو خواجہ ممشاد دینور

سلطان بادشاہ اولیا کا عرس

تاریخ بست و ہفتم ہو جعفر کے بیچ

ہوتا ہے عبد واحد اہل خدا کا عرس

بائیسویں کو حضرت محمود کی نیاز

چھبیسویں کو حضرت علم الہدا کا عرس

اور بست و ہشتمین کو ہے یحیا مدام

مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

ششہ ۱۳ را

اور ساتویں کو خواجہ سلیمان و سوی

مقبول حق و عاشق مشتاقنا کا عرس

خدمت ہے اے حبیب مجھے سال بھر کی یہ

کرتا ہوں جان و دل سے ہر ایک اولیا کا عرس

اللہ سے دعا ہے یہی روز و شب میری

یوں ہی کیا کروں میں ہر ایک پیشوا کا عرس

تمام شد